تصویری کہانی سلسلہ
الہ دین اور جادو کا چراغ
معظم جاوید بخاری

الہ دین اور جادو کا چراغ

تحریر: معظم جاوید بخاری

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ملک سمرقند میں ایک نوعمر لڑکا رہتا تھا جس کا نام الہ دین تھا۔ وہ بے حد غریب تھا اور اس کا باپ فوت ہو چکا تھا۔ وہ بڑا بہادر اور دلیر تھا مگر غربت نے اس کی خوبیوں پر پردہ ڈال رکھا تھا۔ وہ اپنے پالتو بندر کے ساتھ بازاروں میں گھومتا اور محنت مزدوری کر کے اپنا اور اپنی ماں کا پیٹ پالتا۔ الہ دین اور اس کا بندر دونوں ہی بڑے شرارتی تھے، اکثر بازار کے دوکان دار بھی ان دونوں کی شرارتوں سے تنگ آ جاتے تھے۔ الہ دین کو بڑا آدمی بننے کا شوق تھا۔ وہ اپنے بدن پر قیمتی کپڑے سجائے ٹھاٹھ باٹھ کے ساتھ زندگی بسر کرنا چاہتا تھا مگر یہ سب خواب ہی تھا۔ وہ بدن پر مختصر کپڑے پہنے چند درہم بمشکل کما تا، جس میں دو وقت کی روٹی ہی کھائی جا سکتی تھی، عمدہ لباس نہیں خریدا جا سکتا تھا۔ وہ اکثر بلند و بالا عمارتوں پر چڑھ جاتا اور

گھنٹوں وہاں بیٹھ کر حسرت بھری نگاہوں سے شہر کی عالیشان عمارتوں اور ان کے مکینوں کو دیکھتا رہتا۔ ملک سمرقند کا بادشاہ ابوداؤد بے حد ضعیف ہو چکا تھا اور اس کی ایک ہی بیٹی تھی جس کا نام شہزادی یاسمین تھا۔ وہ بڑی شوخ اور چنچل لڑکی تھی۔ ہر وقت کھیل کود کے تماشوں میں مصروف رہتی تھی۔ بادشاہ ابوداؤد یہ چاہتا تھا کہ جلد از جلد اس کی بیٹی کی شادی ہو جائے مگر یاسمین کو کوئی شہزادہ پسند ہی نہیں آتا تھا۔ اسے مہم جوئی کا بے حد شوق تھا محل کی بلند و بالا دیواریں اسے قید خانہ لگتی تھیں۔ وہ ان در و دیوار سے باہر نکل کر کھلی فضا میں جانا چاہتی تھی اور لوگوں میں گھل مل کر زندگی گزارنے کی خواہش مند تھی مگر اسے ایسا کرنے کی اجازت نہیں تھی کیونکہ وہ ایک شہزادی تھی۔ شہزادی یاسمین نے کئی بار اپنے باپ سے باہر کی دُنیا دیکھنے کی اجازت طلب کی مگر ہر بار اسے انکار ہی سننے کو ملتا۔ بادشاہ کو خوف تھا کہ محل سے باہر شہزادی غیر محفوظ ہو گی اور دشمن اسے نقصان پہنچانے میں دریغ نہیں کریں گے۔ شہزادی خود کو محل کی قیدی سمجھتی تھی اور تنہائی میں خوب رویا کرتی۔ بادشاہ کا ایک وزیر جعفر تھا جو نہایت مکار اور بدصورت شخص تھا۔ اس نے چکنی چپڑی باتوں سے بادشاہ کا دل موہ رکھا تھا۔ اسے بڑی آرزو تھی کہ بادشاہ شہزادی یاسمین کی شادی اس سے کر دے، اس طرح وہ ملک کا نیا بادشاہ بن جاتا اور ایک خوبصورت شہزادی کا شوہر بھی۔ اس نے ایک دو مرتبہ اپنی خواہش کا اظہار بادشاہ کے سامنے بھی کیا مگر بادشاہ نے کوئی واضح جواب نہیں دیا۔ جعفر نے شہزادی کی دلجوئی کیلئے اسے تحفے تحائف بھی دیئے مگر شہزادی نے کسی دلچسپی کا مظاہرہ نہیں کیا۔ بادشاہ اور شہزادی کی طرف سے بے رغبتی دیکھ کر جعفر نے فیصلہ کیا کہ بادشاہت اور شہزادی کے حصول کیلئے کوئی اور ہی راستہ اختیار کرنا پڑے گا۔ جعفر کو جادوگری کا بڑا شوق تھا۔ وہ ہر وقت جادو کی کتابیں پڑھتا رہتا۔ اس نے جادو کے ذریعے بادشاہ کو اپنی خواہش پر آمادہ کرنے کی کوشش کی مگر کچھ زیادہ کامیابی

نہیں ہوئی۔ البتہ بادشاہ پہلے سے زیادہ اس کا خیال رکھنے لگا اور کئی مہربانیاں بھی کیں۔ ایک دن اسے ایک پرانی کتاب میں جادو کے ایک چراغ کا قصہ پڑھنے کو ملا جو شاہ جنات نے گہری غار میں دفن کر رکھا تھا۔ اس چراغ کے حصول سے اس کی تمام خواہشیں پوری ہو سکتی تھیں۔ لہٰذا وہ قصے کے مطابق کئی دنوں کا سفر کرتا ہوا گہری غار تک جا پہنچا اور اندر داخل ہونے کی کوشش کی۔ غار میں سے آگ کے شعلے نکلنے لگے جس پر وہ گھبرا کر باہر نکل آیا۔ اس نے اندر جانے کی کئی بار کوشش کی مگر ہر دفعہ ناکام رہا۔ اس نے اپنے تھیلے میں سے پرانی کتاب نکالی تاکہ وہ جادو کے چراغ کی کہانی دوبارہ پڑھے اور اندر جانے کا طریقہ تلاش کرے۔ کئی دن وہ غار کے دہانے پر بیٹھا کتاب کا مطالعہ کرتا رہا۔ بالآخر اسے اندر جانے کا راز معلوم ہو گیا۔ وہ واپس سمرقند آیا اور الہ دین نام کے لڑکے کو تلاش کرنے لگا۔ دن رات کی محنت بر آئی اور وہ الہ دین تک پہنچ گیا۔ وہ بوڑھے کو دیکھ کر حیران رہ گیا۔ جعفر نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور اس کے باپ کی خیریت دریافت کرنے لگا۔ الہ دین نے پوچھا کہ وہ کون ہے تو اس نے خود کو اس کا رشتہ دار ظاہر کیا جو دور دراز رہتا تھا۔ الہ دین اسے ساتھ لیکر گھر چلا آیا۔ جعفر نے الہ دین کی ماں کو کچھ تحفے دیئے اور افسوس کیا کہ وہ پہلے کیوں نہ آ سکا۔ باتوں باتوں میں الہ دین کی ماں نے غربت کا حال سنایا اور جعفر سے درخواست کی کہ وہ الہ دین کو کہیں کام دلوا دے تاکہ ان کی زندگی آسانی سے بسر ہو سکے۔ جعفر کو پہلے ہی موقع کی تلاش تھی، اس نے فوراً اسے اپنے ساتھ لے جانے کی پیشکش کی۔

پس وپیش کے بعد الہ دین تیار ہو گیا اور ماں سے اجازت لیکر وہ دونوں شہر سے روانہ ہو گئے۔ الہ دین بوڑھے جعفر کے ساتھ نامعلوم منزل کی طرف سفر کرنے لگا۔ کئی دن کی مسافت طے کر کے وہ گہری غار تک جا پہنچے۔ غار بے حد ڈراؤنا تھا جسے دیکھ کر الہ دین خوف سے کانپنے لگا۔ جعفر نے اسے تسلی دی اور بتایا کہ یہاں سے گزرتے وقت اس نے ایک قیمتی چراغ غار میں چھپا دیا تھا۔ وہ غار میں اتر کر وہ چراغ لے آئے تاکہ وہ آگے سفر جاری رکھ سکیں۔ الہ دین پہلے تو ہچکچایا پھر اپنے بندر کے ساتھ ڈرتے ڈرتے رسی کی مدد سے گہری غار میں اتر گیا۔ نیچے گہرا اندھیرا تھا اور راستہ سجھائی نہیں دیتا تھا۔ الہ دین راستہ ٹٹولتے ٹٹولتے نیچے موجود سیڑھیاں طے کرتا ہوا ایک اندھیرے کمرے میں جا پہنچا۔ جہاں ایک چھوٹی سی مشعل برائے نام روشنی کر رہی تھی۔ الہ دین کو وہاں ایک چمکتا ہوا سرخ ہیرا، ایک خوبصورت قالین اور ایک پرانا سا چراغ دکھائی دیا۔ اس نے تینوں چیزیں اپنے قبضے میں لے لیں اور واپس غار کے دہانے کی طرف لوٹ آیا۔ جعفر کو تو صرف چراغ کی ضرورت تھی، اس نے الہ دین کو کہا کہ وہ پہلے چراغ کو رسی سے باندھ دے تاکہ وہ اسے اوپر کھینچ لے۔ الہ دین نے کہا کہ وہ چراغ سمیت باہر آ جائے گا۔ وہ رسی پھینکے۔ جعفر دراصل الہ دین کو باہر نکالنا نہیں چاہتا تھا۔

اس نے جھنجھلا کر چراغ کا مطالبہ کیا۔ الہ دین کو اس کی نیت پر شک ہوا اور اس نے انکار کر دیا اور کہا کہ وہ پہلے رسی کے ساتھ باہر نکلے گا پھر اس کا بندر چراغ سمیت باہر آئے گا۔ جعفر کو

غصہ آ گیا اور اس نے غار پر بھاری پتھر رکھ کر اس کا دہانہ بند کر دیا۔
الہ دین اب غار میں قید ہو چکا تھا۔ وہ خوف کے مارے رونے لگا۔
بندر بھی اس کے کندھے پر منہ لٹکا کر بیٹھ گیا۔ الہ دین اس وقت کو کوس
رہا تھا جب اس کی ملاقات اس بڈھے کھوسٹ سے ہوئی تھی۔ جب کافی وقت
گزر گیا تو الہ دین کو بھوک لگی اور پیٹ میں مروڑ اُٹھنے لگے تو وہ اندھیرے کمرے
میں ٹہلنے لگا غار سے باہر نکلنے کا کوئی دوسرا راستہ نہیں تھا۔ اس نے چراغ کو الٹ پلٹ کر
دیکھا جس کی وجہ سے وہ اس مصیبت میں پھنسا تھا۔ اچانک الہ دین کا ہاتھ چراغ سے رگڑ کھا گیا تو
چراغ بری طرح ہلنے لگا۔ الہ دین نے ڈر کر چراغ دور پھینک دیا۔ چراغ میں سے نیلا دھواں نکل رہا تھا
اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ ایک موٹے خوفناک جن میں تبدیل
ہو گیا، جس نے لنگوٹ پہن رکھی تھی۔ وہ سر سے گنجا تھا۔
اس نے ایک انگڑائی لیکر ادھر ادھر دیکھا۔ الہ دین
چونک پڑا۔ اس نے مسکرا کر الہ دین
اور اس کے بندر کو دیکھ کر وہ
کا شکریہ ادا کیا کہ اس نے
چراغ کو رگڑ کر اسے ہزاروں سال کی قید سے نجات دلائی۔
الہ دین کا خوف سے برا حال تھا۔ وہ جن سے چھپنا چاہتا تھا مگر
چھپنے کی کوئی جگہ نہیں تھی۔ جن نے اسے تسلی دی اور
کہا کہ وہ اپنی کوئی خواہش بیان کرے۔ الہ دین
کو بھوک نے ستایا ہوا تھا اس نے فوراً کھانا مانگ
لیا۔ جن نے مسکرا کر چٹکی بجائی اور کھانے کا
اعلیٰ دستر خوان الہ دین کے سامنے بچھ گیا۔

الہ دین اوراس کا بندرفوراً کھانے پرٹوٹ پڑے۔ جب وہ کھانا کھا چکے تو جن کا بھی خوف جاتا رہا۔ الہ دین نے جن سے پوچھا کہ یہ سب کیا ماجرا ہے؟ تو جن نے بتایا کہ وہ اس چراغ کا جن ہے، یہ چراغ جس کے قبضے میں ہوگا وہی اس کا مالک ہوگا۔ چراغ کا جن اس کی تین بڑی خواہشیں پوری کرے گا۔ جن نے الہ دین کو جعفر کی مکاری کا حال بھی بتادیا تھا۔ الہ دین نے کہا کہ وہ اپنے گھر جانا چاہتا ہے۔ جن نے غار کا منہ کھول دیا اور اسے ساتھ لے کر سمرقند چلا آیا۔ الہ دین نے جن کو حکم دیا کہ وہ اسے شہزادہ بنادے جس کا عالیشان محل ہو۔ جن نے چٹکی بجائی اور الہ دین ایک عالیشان محل کے دروازے پر کھڑا تھا۔ الہ دین نے جن کا شکریہ ادا کیا اور اپنی ماں کو ساتھ لیکر محل میں رہنے لگا۔ سمرقند میں ایک خوبصورت شہزادے کی آمد اور وسیع محل کی خبر پورے شہر میں پھیل گئی۔ بادشاہ اپنی بیٹی کے ساتھ الہ دین کے محل پہنچا۔ جن نے الہ دین کو بتا دیا تھا کہ غار سے ملنے والا قالین جادو کا ہے اور وہ اپنے سوار کو لیکر پرواز کرتا تھا۔ الہ دین نے شہزادی یاسمین کو سیر کی دعوت دی تو وہ فوراً تیار ہوگئی۔ الہ دین شہزادی یاسمین کو جادوئی قالین پر بٹھا کر فضاؤں میں اُڑنے لگا۔ پہلے تو شہزادی ڈری مگر جب اسے مزہ آیا تو وہ بے حد خوش ہوئی۔ جب الہ دین شہزادی کو فضا کی سیر کرا رہا تھا، اسی وقت جعفر اپنے محل کی چھت سے یہ سارا منظر دیکھ کر جل بھن رہا تھا۔ اس نے ایک منصوبہ بنایا اور الہ دین کی غیر موجودگی میں اس کی ماں کو بیوقوف بنا کر جادو کا چراغ ہتھیا لیا۔ اس نے چراغ کے جن کو حکم دیا کہ الہ دین کو دوبارہ غریب بنادے اور اس کا محل غائب کردے۔ جن نے اپنے نئے آقا کے حکم کی تعمیل کی اور اس کی خواہشیں پوری کردیں۔ جعفر نے سب سے پہلے بادشاہ اور اس کی بیٹی کو جادو سے قید کرلیا اور پھر سمرقند کے تخت پر قبضہ کرلیا۔

جادو ختم ہوتے ہی الہ دین کا قیمتی لباس اور اس کا عالیشان محل غائب ہوگیا۔ وہ بڑا پریشان ہوا۔ وہ بھاگتا ہوا واپس لوٹا تو اس کی ماں نے اسے بتایا کہ ایک تاجر اس سے پرانا چراغ لے گیا تھا۔ الہ دین سمجھ گیا کہ یہ جعفر کا کیا دھرا ہے لہٰذا وہ اپنا چراغ واپس لینے کیلئے شاہی محل جا پہنچا۔ جعفر نے اسے دیکھ کر ایک خوفناک سانپ کا روپ دھارا اور اس پر حملہ کر دیا۔ الہ دین بہادر ضرور تھا مگر اسے جادو نہیں آتا تھا۔ وہ کافی دیر تک جعفر کے حملوں کو روکتا رہا۔ اچانک اس کی نظر سانپ کے گلے میں لٹکے ہوئے پرانے چراغ پر پڑی تو اس نے موقعہ پاکر گردن کی ڈوری پر کاری وار کیا۔ چراغ جعفر کے گلے سے کٹ کر زمین پر جا گرا۔ اسی لمحے بندر نے چھلانگ لگائی اور چراغ اچک کر الہ دین کے پاس پہنچ گیا۔ الہ دین نے چراغ رگڑا اور جن سے مدد مانگی۔ جن نے اس کے کان میں ایک طریقہ بتایا اور ایک طرف چلا گیا۔ جعفر نے الہ دین کو بے خبر پاکر آگ اگلتے ہوئے حملہ کر دیا۔ الہ دین نے چراغ اس کی جانب کر کے ایک جملہ کہا۔ جعفر کی سٹی گم ہوگئی۔

اس کا سارا جادو چراغ میں داخل ہونے لگا۔ جعفر اپنے جادو کو پکڑنے کیلیے تیزی سے جھکا اور چراغ میں گھستا چلا گیا۔ وہ اب چراغ کا قیدی بن چکا تھا۔ چراغ کو کوئی رگڑتا تو ہی وہ باہر نکل سکتا تھا۔ الہ دین نے جن کا شکریہ ادا کیا۔

جن نے الہ دین کا محل واپس بنا دیا۔ الہ دین نے بادشاہ اور شہزادی یاسمین کو جادو کی قید سے آزاد کرایا۔ بادشاہ اس کی بہادری سے بڑا خوش ہوا اور یاسمین کی شادی اس سے طے کر دی۔ الہ دین نے جن کی مدد سے چراغ کو واپس گہری غار میں رکھ دیا تھا۔ جن نے اس کی تین خواہشیں پوری کر دی تھیں اور وہ الہ دین سے اجازت لیکر واپس کوہ قاف چلا گیا۔

بچوں کیلئے دلچسپ اور رنگا رنگ کہانیاں
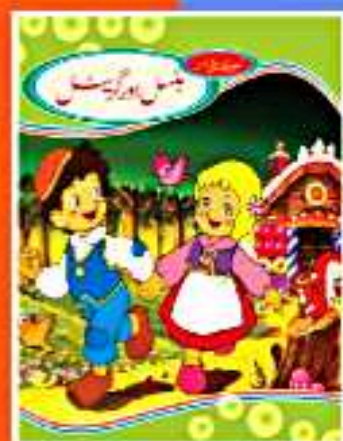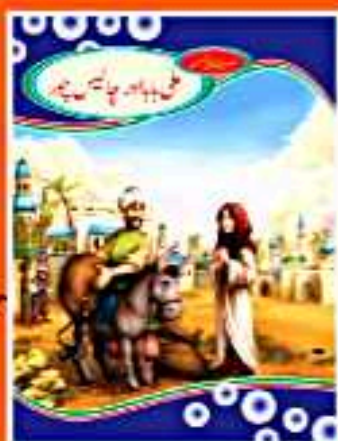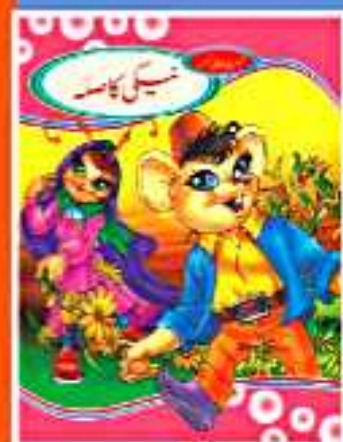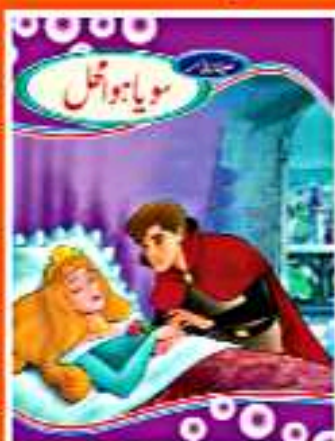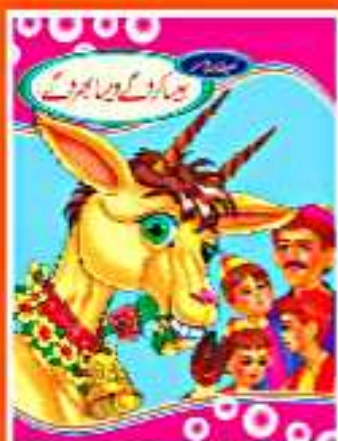
KID's OWN PUBLICATIONS
Urdu Bazar Lahore. Mob: 0333-4856306